اکیلے نماز پڑھنے والے کی کوئی اقتدا کرے، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-828 تاریخ:21-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عرب ممالک میں جب ہم اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، تو بعد میں آنے والا دوسرا نمازی کندھے پر ہاتھ لگا کر ساتھ کھڑے ہو کر مقتدی بن کر نماز شروع کر دیتا ہے، چاہے کوئی شخص فرض پڑھ رہا ہو یا سنت یا نفل نماز پڑھ رہا ہو۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ نیز اگر کوئی اس طرح تنہا نماز پڑھنے والے کے ساتھ بغیر تحقیق کے مقتدی بن کر شامل ہو جائے، تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اقتدا صحیح ہونے کے لیے دیگر شرائط میں سے ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ امام و مقتدی دونوں کی نماز نام و صفت ہر دو اعتبار سے ایک ہو، یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہو۔ یعنی دونوں ایک ہی دن اور ایک ہی وقت کی نماز (ادا یا قضا) پڑھ رہے ہوں، تو اقتدا درست ہے، یا امام فرض نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی سنت و نفل کی نیت سے شریک ہو، تو امام کی نماز کے مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے بھی اقتدا درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر امام اور مقتدی کی نمازیں وقت یا دن کے اعتبار سے مختلف ہوں، جیسے ایک آج کی ظہر پڑھ رہا ہے اور دوسرا عصر کی نیت سے شامل ہو، یا ایک آج کی ظہر پڑھ رہا ہے اور دوسرا کل کی قضا پڑھ رہا ہو، تو اقتدا درست نہیں ہو گی۔ یونہی اگر امام نفل یا سنت نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی فرض نماز کی نیت سے اس کی اقتدا کرے، تو یہ اقتدا بھی درست نہیں ہو گی، کیونکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز سے اعلیٰ ہے۔

یہ تو ایک عمومی جواب ہے، البتہ بعض عرب ممالک میں جو یہ طریقہ رائج ہے کہ مساجد، ائیر پورٹ، یا دیگر جگہوں پر جو بھی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، بعد میں آنے والا شخص اس کے ساتھ شریک ہو کر اس کی اقتدا میں نماز شروع کر دیتا ہے اور اس بات کی تحقیق بالکل نہیں کی جاتی کہ یہ تنہا نماز پڑھنے والا شخص فرض نماز پڑھ رہا ہے یا سنت و نفل ادا کر رہا ہے؟ فرض پڑھ رہا ہے تو کونسی فرض نماز پڑھ رہا ہے؟ آج کی وقتی فرض ادا کر رہا ہے یا قضا پڑھ رہا ہے؟ پھر وہ شخص امامت کا اہل بھی ہے یا نہیں؟ پھر عرب دنیا میں سفر کے دوران جمع بین الصلوتین عام ہے یعنی ایک وقت میں دو نمازیں جیسے ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر دونوں پڑھ لینا تو ایسی صورت میں بھی وہی نمازیں مختلف ہونے کا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے، پھر بہت سی جگہ عقیدے کا شدید اختلاف، تو ایسی صورت میں بغیر تحقیق کے کسی کی اقتدا میں نماز شروع کر دینا واقعی ایک غیر محتاط انداز ہے اور بعض صورتوں میں اقتدا کرنے والے کی نماز اصلاً ہی ادا نہیں ہوگی، جیسے اوپر تفصیل سے اس کی صورتوں کو بیان کیا گیا ہے۔لہذا اوپر کے ضروری احکام کے متعلق صحیح قرائن سے اقتداء درست ہونے کی معلومات ہونے کے بعد ہی نماز میں اقتدا کی جائے۔البتہ اگر قابل امامت شخص کے ساتھ بعد میں آنے والا کوئی شخص شریک ہو جائے تو تنہا نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ نماز کے بعد اس شخص سے دریافت کرلے کہ وہ کس نیت سے اس کے ساتھ نماز میں شامل ہوا ہے؟ اگر اوپر بیان کردہ تفصیل کی روشنی میں اس کی اقتدا درست ہو سکتی ہو تو ٹھیک، ورنہ اس کو بتادے کہ آپ کی یہ نماز میری اقتدا میں درست نہیں ہوئی، آپ اس کو دوبارہ ادا کرلیں۔

واضح رہے کہ جن صورتوں میں بعد میں آنے والے شخص کا تنہا شخص کے ساتھ نماز میں شریک ہو کر اس اقتدا کرنا درست ہو سکتا ہے، اس میں یہ ضروری نہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے شخص نے پہلے یا بعد میں امامت کی نیت کی ہو کیونکہ مقتدی کی نماز کے صحیح ہونے کے لیے امام کا نیتِ امامت کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

اقتدا کی شرائط میں سے ایک شرط، امام اور مقتدی کی نماز کا ایک ہونا بھی ہے، چنانچہ در مختار میں

ہے:"واتحاد صلاتھما" ترجمہ: امام اور مقتدی دونوں کی نماز کا ایک ہونا۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں ارشاد فرماتے ہیں:"قال فی البحر: والاتحاد أن یمکنه الدخول فی صلاته بنیة صلاة الامام فتکون صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدی اھ فدخل اقتداء المتنفل بالمفترض" ترجمہ: بحر الرائق میں فرمایا کہ اتحاد یہ ہے کہ امام کی نماز کی نیت کے ساتھ، مقتدی کی نماز کا، امام کی نماز میں داخل ہونا ممکن ہو، لہذا اس میں نفل پڑھنے والے کی فرض پڑھنے والے کے ساتھ اقتدا داخل ہوگئی۔ **(درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ338-339، دارالمعرفۃ، بیروت)**

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اور ایک فرض پڑھنے والے کے پیچھے دوسرے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست نہیں ہوتی

دوسرے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست نہیں ہوتی، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(و لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لأن اتحاد الصلاتین شرط عندنا" ترجمہ: فرض پڑھنے والے شخص کی نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور یونہی ایک فرض پڑھنے والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا درست نہیں، کیونکہ امام اور مقتدی دونوں کی نماز کا ایک ہونا ہمارے نزدیک شرط ہے۔

(تنویرالابصار مع درمختار، جلد2، صفحہ391-392، دارالمعرفہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی، خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً: ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً: ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ572، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ وقار الفتاوی میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"اقتداء صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام و مقتدی کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہو یعنی دونوں ایک ہی وقت کے فرض پڑھ رہے ہوں، یا امام فرض پڑھ رہا ہے اور مقتدی نفل کی نیت سے اقتدا کرے تو جائز ہے۔ لیکن اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے اعلیٰ ہو تو اقتداء باطل ہوتی ہے۔ یعنی امام نفل پڑھے اور مقتدی فرض یا واجب نماز پڑھنے کے لیے اس کا مقتدی بنے یہ نماز باطل

ہے۔“ (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ206، مطبوعہ بزم وقار الدین)

امامت کی شرائط کے متعلق نور الایضاح میں ہے:”شروط صحة الامامة للرجال الاصحاء ستة أشياء، الاسلام والبلوغ والعقل والذکورة والقراءة والسلامة من الاعذار“ترجمہ: مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں: مسلمان ہونا، بالغ اور عاقل ہونا، مرد ہونا، قراءت (درست ہونا)، معذورِ (شرعی) نہ ہونا۔ (نور الایضاح، باب الامامۃ، صفحہ155، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:”جو شخص وضو و غسل وغیرہ طہارت ٹھیک کرتا ہو، نماز صحیح پڑھتا ہو، قرآن مجید ایسا غلط نہ پڑھتا ہو جس سے معنی بدلیں فاسد ہوں، اس کے پیچھے نماز ہوجائے گی، مگر امام بنانا، جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مذہب کا سنی خالص ہو فاسق علی الاعلان نہ ہو یعنی کوئی گناہ کبھی اعلان کے ساتھ نہ کرتا ہو صغیرہ بھی عادت واصرار سے کبیرہ ہوجاتا ہے، جو شخص ان سب باتوں کا جامع ہو اُسے امام بنانے میں حرج نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ535، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اقتدا کے درست ہونے کے لیے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں، چنانچہ بہار شریعت میں ہے:”مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے۔“
(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 محرم الحرام 1447ھ/21 جولائی 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے